حکیم الامّت مجدّد الملّت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ختم قرآن کے موقع پر مٹھائی تقسیم کرنے کی منکرات سے متعلق ارشادات

ختم کے روز شیرینی تقسیم کرنے کی منکرات:

ختم کے روز اکثر مسجدوں میں معمول ہے کہ شیرینی تقسیم ہوتی ہے ہر چند کہ قرآن مجید کا ختم ہونا بہت بڑی نعمت ہے جس کے شکریہ اور خوشی میں کوئی چیز تقسیم کرنا بہت اچھی بات ہے مگر اس میں بھی بہت سی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

(۱) چونکہ اس کا عام رواج ہو گیا ہے حتیٰ کہ اگر شیرینی تقسیم نہ ہو تو عام طور پر لوگ ملامت اور طعن کرتے ہیں۔ اس لیے تقسیم کرنے والوں کی نیت اکثر اچھی نہیں رہتی صرف الزام سے بچنے کے لیے مجبوراً تقسیم کرتے ہیں خواہ گنجائش ہو یا نہ ہو، بعض اوقات سوچنا بھی پڑتا ہے مگر پھر یہی خیال ہوتا ہے کہ بھلا کیسے تقسیم نہ ہو لوگ کیا کہیں گے اور ریاء اور تفاخر کا حرام ہونا اور ریاء اور فخر کے لیے جو فعل ہو، اس کا معصیت ہونا سب کو معلوم ہے۔

(۲) اکثر جگہ چندہ سے شیرینی آتی ہے اور محلّہ والوں اور نمازیوں سے زبردستی چندہ لیا جاتا ہے اور یہ بھی جبر ہی ہے کہ ان کو مجمع میں شرمندہ کیا جائے یا ایسا شخص چندہ مانگے جس کی وجاہت (اور رعب) کا اثر پڑے چونکہ حدیث میں وارد ہے کہ کسی مسلمان کا مال اس کی دلی مرضی کے بغیر حلال نہیں اس لیے ایسے چندہ سے جو چیز خریدی جائے گی سب ناجائز ہے۔

(۳) اس روز مٹھائی کی لالچ سے ہر طرح کے لوگ مسجد میں بھر آتے ہیں، بے نمازی، ننگے پیر، بچے جن کی پاکی ناپاکی کا بھی کچھ اعتبار نہیں وہ سب پوری مسجد اور مسجد کے فرش کو ملوث کرتے ہیں اور شور و غل اس قدر ہوتا ہے کہ نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے (اور سب کی نماز خراب ہوتی ہے)۔

(۴) مجمع کو سنانے کے لیے خود حافظ صاحب اس روز خوب بنا کر پڑھتے ہیں۔ ریاء کا مذموم ہونا سب جانتے ہیں۔

(۵) پھر تقسیم کے وقت جو دھول دھپا، شور و غل، گالی گلوچ، ہوتا ہے وہ سب کو معلوم ہے، اسی طرح اور بہت سی خرابیاں ہیں۔ البتہ اگر شکریہ کے واسطے دل چاہے تو حسبِ گنجائش بلا اعلان جو کچھ میسر ہو نقد یا غلہ یا کھانا شیرینی مستحقین کو بالا پابندی دے دینا بہت مستحسن (اچھا عمل) ہے۔

(اصلاح الرسوم)

مٹھائی تقسیم کرنے کی منکرات:

اور ایک منکر ختم کے روز شیرینی کا تقسیم کرنا ہے اور اس کا منکر ہونا اگرچہ ظاہر کے خلاف ہے لیکن میں سمجھائے دیتا ہوں، یہ مٹھائی اگر ایک شخص کی رقم سے آتی ہے تو اس کا مقصود ریاو شہرت اور فخر کرنا ہوتا ہے (اور یہ ناجائز ہے) اور اگر چندہ سے ہوتی ہے تو چندہ وصول کرنے میں جبر سے کام لیا جاتا ہے اور جبر جس طرح جسم کو تکلیف پہنچا کر ہوتا ہے۔ اسی طرح قلب کے ذریعے بھی جبر ہوتا ہے۔ جب ہم نے دوسرے کو دبایا، شرمایا تو پھر جبر میں کیا شبہ رہا۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ اس کا حکم اس غصب (ڈاکہ) کا سا ہے جو لاٹھی کے زور سے ہو، اللہ میاں اس تھوڑے ہی میں برکت دیتے ہیں جو دلی مرضی اور خوشی سے دیا جائے اس کا خیال بہت ہی کم لوگ کرتے ہیں۔ (تطہیر رمضان)

الغرض مٹھائی میں کبھی جبر ہوتا ہے کبھی تفاخر ہوتا ہے اور اس کا امتحان یوں ہو سکتا ہے کہ اگر درمیان نماز میں آدمی زیادہ جمع ہو جائیں تو مٹھائی کی فکر پڑ جاتی ہے، نمازیوں کو بھی اور انتظام کرنے والوں کو بھی انتظام کرنے والوں کو تو اپنی عزت کی فکر پڑ جاتی ہے اور نمازیوں کو یہ خیال ہوتا ہے کہ اب ایک ہی ایک بتاشہ ملے گا۔ خشوع تو کوسوں دور گیا۔

اس کے علاوہ اکثر بے نمازی آتے ہیں اور تعجب نہیں کہ ان میں بعض ناپاک بھی ہوتے ہوں اور پھر باتیں کرتے ہیں غیبتیں کرتے ہیں۔ لغویات بکتے ہیں، مٹھائی کیا آئی کہ اتنے گناہ چپکا لائی۔ (تطہیر رمضان)

﴿ماخوذ از تحفۂ رمضان صفحہ نمبر ۱۳۸ تا ۱۴۰﴾